رجسٹرڈ نمبر ایل ۹۶۶

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا — جو ہوگا ایکدن محبوب میرا
کروں گا دور اس مُنہ سے اندھیرا — دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی — فسبحان الذی اخزی الاعادی

ہفتہ وار اخبار جو ہر جمعرات کو قادیان دارالامان سے شائع ہوتا ہے

بدر

فاروق

ایڈیٹر و پروپرائیٹر ابراہیم قاسم علی

جلد ۳ | یوم پنجشنبہ مورخہ ۲۸ مارچ سنہ ۱۹۱۸ء | نمبر ۱۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دارالامان کی خبریں

۱۔ سیدنا فضلِ عمر حضرت خلیفۃ المسیح مرزا محمود احمد صاحب کی طبیعت تا حال ناساز چلی جاتی ہے۔ اللہ تعالےٰ شفاء کاملہ و صحت عاجلہ عطا فرمائے۔ اللّٰھم آمین

۲۔ اس جمعہ کے خطبہ میں حضور نے اتفاق و اتحاد کی سخت تاکید کی۔ اور چھوٹی چھوٹی باتوں کے لئے جھگڑا کرنے اور اختلاف پیدا کرنے سے منع فرمایا۔

۳۔ جناب میر قاسم علی صاحب حسب الحکم غورنمنٹ گڈھ جلسہ پر تشریف لے گئے۔

۴۔ دو تین روز خوب بارش ہوئی۔ کچھ اولے بھی پڑے جس سے سردی پھر چمک اٹھی ہے۔

۵۔ بدوملہی (سیالکوٹ) میں غیر مبائعین سے مباحثہ ہوا۔ جسمیں کامیابی الحمدللہ ہمیں ہوئی۔

ڈاکخانہ قادیان میں تدبیر

(نمبر ۲)

جب سے قادیان میں مستقل ڈاکخانہ قائم ہوا ہے۔ تب سے کئی سب پوسٹماسٹر اس ڈاکخانہ میں آئے۔ لیکن جو شکایات موجودہ سب پوسٹماسٹر نے اگر پیدا کر دی ہیں کبھی آج تک اس قسم کی شکایات احمدیہ پبلک کو ڈاک خانہ والوں کے متعلق نہیں ہوئیں۔ موجودہ سب پوسٹماسٹر سے پہلے بابو عبدالمجید سب پوسٹماسٹر تھا۔ جس نے اپنے فرائض متعلق ڈاکخانہ کے بارے میں ادنیٰ کسی قسم کی شکایت کا موقعہ نہیں دیا۔ قادیان کی احمدیہ پبلک شکایتوں کے کرنے میں بہت احتیاط کرتی ہے وہ ہرگز نہیں چاہتی کہ حکام کو اپنی ذرا ذرا سی تکالیف پر اطلاع دیکر مخمصہ میں ڈالے۔ قادیان کی احمدیہ پبلک حتی الوسع سب پوسٹماسٹر سے ہی اپنی تکالیف کا اظہار کر کے اسکی توجہ خفیف شکایات کے اندفاع کے لئے مبذول کرا لیتی ہے۔ حکام بالا تک یہ اسی وقت پہنچ سکتی ہے۔ جبکہ آب از سر گذشت والا معاملہ پیش آجائے۔ اور سب پوسٹماسٹر قادیان ان کی شکایات کو کینہ یا دشمنی پر محمول کر کے اور بھی زیادہ سختی کا برتاؤ کرنے لگے۔ بابو عبدالمجید سابق سب پوسٹماسٹر قادیان نے اپنے عہدہ و فرائض سے تجاوز کر کے قادیان میں احمدیہ پبلک کے مخالفین کو دن رات ابھارنا شروع کر دیا۔ اور مذہبی حیثیت سے ان کی پیشوائی اختیار کر کے ان غیر احمدی باشندوں کو جو قادیان میں احمدیہ پبلک کے ممنون احسان اور خاندان حضرت مرزا صاحب بانی سلسلہ احمدیہ کے مرہون منت ہیں سلسلہ احمدیہ کی مخالفت پر کھڑا کر دیا۔ اور باہمی سخت عناد و نفرت کا بیج بو کر دو فریقوں میں دشمنی کی بنیاد ڈالدی اور اسپر مستزاد یہ کیا کہ اپنی ساری قوت و وجاہت و حمایت سے کام لے کر احمدیوں کے خلاف ایک ایسا حملہ کیا۔ جسکی نظیر قادیان میں ابتدائے دعوے مرزا صاحب علیہ السلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے لیکر آج تک نہیں ملتی۔ احباب اس جلسہ کے اخراجات کے واسطے پوری تن دہی سے چندہ کرنے کا کام خود اپنے ذمہ لیا۔ اور احمدیوں کے سخت سے سخت مخالف مولویوں کو جن کا شیوہ ہمیشہ ہی مرزا صاحب کو گالیاں دینا اور توہین و تحقیر کرنا رہا ہے۔ بُلا کر قادیان میں گالیاں دلوائیں اگر احمدیہ پبلک قادیان مرزا صاحب علیہ السلام کی تعلیم اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ایدہ اللہ الصمد کی مطیع احکام و فرمانبردار اور حقیقی اسلام کی پیرو اور گورنمنٹ برطانیہ کی وفادار اور امن پسند رعایا نہ ہوتی تو ضرور تھا کہ بابو عبد المجید کی اس کارروائی سے جو اس نے بانی سلسلہ احمدیہ کے مرکز میں اس کے اشد دشمنوں کو بُلوا کر گالیاں دلوائیں۔ مشتعل ہو کر اور اپنے پیشوا اور امام (جس کو کہ وہ مسیح موعود اور نبی اللہ مانتی ہے) کی اپنے کانوں توہین سُنکر کبھی پسند نہ کرتی کہ خاموش رہے۔ ضرور ایک فساد عظیم ہو جاتا۔ کیونکہ انسان کا طبعی خاصہ ہے۔ کہ جب اسکے مذہب اور پیشوا کو علانیہ بُرا کہا جاوے۔ اور گالیاں دیجائیں۔ اور اسپر تمسخر اور ٹھٹھہ اڑایا جاوے۔ تو وہ برداشت نہیں کرتا۔ اور اشتعال پاکر وہ کسی قانون کو بھی یاد نہیں رکھتا وہ ایسی حالتمیں مجبور اور معذور ہوتا ہے۔ اسی مصلحت اندیشی سے ہمارے موجودہ امام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح نے اپنی تمام جماعت کو حکم دے دیا کہ اس جلسہ توہین میں ہرگز کوئی نہ جائے تاکہیں ایسا نہ ہو کہ گالیاں اور توہین سُنکر کسی کو جوش آجاوے اور فساد اور نقض امن ہو جائے۔ صرف چار آدمیوں کو بالکل چُپ چاپ کر سُننے اور اعتراضات کے نوٹ لینے کے واسطے جانے کی اجازت دی تاکہ وہ ان اعتراضات کو معلوم کر لائیں۔ اور پھر ان کا جواب اپنی مجلس میں جلسے کے دیا جاکر لوگوں کی غلط فہمی کو دور کر دیا جائے۔ بابو عبد المجید سابق سب پوسٹماسٹر کی یہ کارروائی قانوناً اور اخلاقاً سخت ناجائز تھی۔ جس کا لازمی نتیجہ یہ تھا کہ مذہبی حیثیت سے بابو عبد المجید جو احمدیوں کا مدمقابل بننا چاہتا تھا اور بن گیا اس سے احمدیہ پبلک طبعاً ناخوش ہوتی۔ اور نہ چاہتی کہ ڈاکخانہ قادیان میں ایسا شخص سب پوسٹماسٹر کے عہدہ پر ہو جسکو احمدیوں سے اسقدر مذہبی دشمنی پیدا ہو جائے۔ کہ وہ ان کے خلاف گالیوں کا جلسہ کرائے بغیر چین نہ پائے۔ اس لئے اسکے متعلق مجبوراً حکام کو بوجوہات بالا نہ کسی سرکاری فرائض میں کوتاہی وغیرہ کی بناء پر توجہ دلائی گئی۔ اور اسمیں شک نہیں کہ بابو عبد المجید کو اب احمدیوں سے اسقدر عناد ذاتی ہو گیا ہے کہ جسکے واسطے وہ باوجود یہاں سے رخصت پر چلے جانے کے بار بار قادیان میں آکر غیر احمدیاں قادیان اور ملازمان ڈاکخانہ کو ہمارے خلاف اٹھاتا رہا ہے۔ اور اسپر بھی بس نہیں کرتا۔ بلکہ اپنی ناراضگی اور عداوت سے مجبور ہو کر یہاں تک ترقی کر گیا ہے۔ کہ ایک فوجداری مقدمہ خود گورداسپور جاکر فاروق کے کسی مضمون پر ولایت علی نامی شخص سے عدالت میں دائر کرا دیا۔ اور اس مقدمہ کے واسطے اپنے ایام رخصت میں بیرونجات میں دورہ کر کے چندہ وصول کر رہا ہے اور لوگوں کو اشتعال دلا دلا کر احمدیوں کے خلاف اکسا رہا ہے ان حالات کے ہوتے ہوئے عبد المجید اگر قادیان کے ڈاکخانہ میں رکھا جاوے یا رہے تو احمدیہ پبلک کو ضرور اعلیٰ حکام تک فریاد لیجانی پڑیگی۔ کیونکہ وہ شخص جو مذہبی پہلو سے احمدیہ کا جانی دشمن بنگیا ہو۔ احمدی ہرگز گوارا نہیں کرینگے۔ کہ اسکے ہاتھ میں ہماری ڈاک ہو۔ جبکہ احمدیوں کی ہی تمام ڈاک قادیان سے آتی اور جاتی ہے۔ دوسروں کی ڈاک پانچ فی صدی بھی نہیں۔ لیکن ہم کو پوری اُمید ہے کہ حکام دافران ڈاکخانہ احمدیہ پبلک کے جذبات کا پورا پورا خیال رکھینگے اور ہماری ڈاک کو ایسے شخصوں کے ہاتھوں میں نہ دینگے جو احمدیوں سے بلاوجہ ذاتی عداوت پیدا کر چکے ہوں اور احمدی اُنپر مطمئن نہوں۔ موجودہ سب پوسٹماسٹر بابو نبی بخش کے متعلق جو شکایات کثیر احمدیہ پبلک قادیان کو ہو رہی ہیں ان کا سلسلہ اسی بابو عبد المجید صاحب سے ملتا ہے۔ جسکی اندرونی عداوت نے بابو نبی بخش اور دیگر ہر دو کلرک صاحبان ڈاکخانہ قادیان کو احمدیوں کا مخالف بنا دیا ہے جس کا مفصل ذکر انشاء اللہ اگلے پرچہ میں ہوگا ؛

قاضی لم یمیق صاحب

(۸)

قاضی لم یمیق صاحب چونکہ بوجہ سب سے بڑا ہونے کے دادی صاحبہ کے اسرار و خفایا آگاہ تھے۔ اس لئے ان کو معلوم تھا کہ دفینہ کہاں ہے۔ اس کا پتہ دیا تو ہمارے مہربان لم یمیق صاحب کی جان میں جان آئی۔ قرضہ کچھ معاف کرایا گیا کچھ ادا ہوا۔ اور باقی سے آپنے کٹڑہ میں ایک دکان کرلی۔ اور اب قاضی لم یمیق صاحب پر اس جلسہ کا تقاضا ہونے لگا۔ جس کا انہوں نے وعدہ کیا تھا کہ میں قصیدہ اعجازیہ مرزائیہ پر اعتراضات کروں گا وہ جلسہ ہوا۔ اور اسمیں قاضی صاحب نے دُہرائے جو اپنے یوم الوصال کو گھر کی چار دیواری میں سُنا چکے تھے۔ جب تقریر فرمانے لگے تو آپکی تقریر لوگوں کی سمجھ میں نہ آئی۔ ان کی وجہ یہ تھی کہ آپنے بمبئی سے مصنوعی دانت لگوائے تھے۔ جنکی ابھی عادت نہ ہوئی تھی۔ وہ خیر سے گھر بھول آئے۔ اور ہاتھوں سے مُنہ کو ٹٹولا تو دانت ندارد تھے۔ جھٹ سے اپنے بھتیجے ننھے میاں کو آواز دی کہ میرے پلنگ کے سرہانے ایک ڈبیہ رکھی ہے۔ وہ اٹھا لاؤ۔ بچہ بھاگا گیا اور سرہانے سے نسوار کی ڈبیہ اُٹھا لایا۔ آپ بہت خفا ہوئے۔ اور کہا کہ او نالائق دوسری ڈبیہ لا۔ جو تکیہ کے نیچے رکھی ہے۔ پھر اس ڈبیہ کو لایا تو آپنے دانت نکالکر منہ میں لگائے۔ اور تقریر شروع کی۔

تقریر ختم ہونے پر آپنے قاضی لم یمیق صاحب کی طرف اشارہ فرمایا کہ اب یہ کچھ بیان کرینگے۔ مگر انہوں نے "سعال" (کھانسی) کا عذر کیا۔ سعال کا لفظ ابھی مُنہ سے نکلا ہی تھا کہ ان کے عزیز بھائی لم یمیق صاحب نے برفانی لیمونیڈ پیش کر دیا۔ جسے آپنے جھٹ پی لیا۔ اور یاد نہ رہا کہ میں ابھی کہہ چکا ہوں کہ مجھے کھانسی ہے۔ اسپر ایک فرمائشی قہقہہ پڑا۔ کہ کھانسی کا علاج لیمونیڈ خاندانی رطل بوقیہ کی خاص ایجاد ہے۔ اس خفت کے مٹانے کے لئے قاضی لم یمیت صاحب نے باآواز بلند اعلان کیا کہ قصیدہ مرزائیہ پر اعتراضات لم یلحقیہ کا جواب اگر کسی سے ہو سکتا ہے تو ابھی دے ہم اُسے وقت دیتے ہیں یہ فقرہ اس یقین کی بناء پر کہا گیا تھا۔ کہ وہاں کوئی مجیب نہیں ہے لیکن حسن اتفاق سے ہمارے محترم مولوی ذبیح اللہ صاحب موجود تھے۔ وہ جھٹ کھڑے ہو گئے ؛

(باقی آئندہ انشاء اللہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اخبار فاروق قادیان

دارالامان۔ یوم پنجشنبہ ۔ ۲۸ مارچ ۱۹۱۸ء

دیدبۂ خسرو یم شد بلند
زلزلہ در گور نظامی فگند

(الہام مسیح موعود)

جلسہ سالانہ پر اسبات کا بہت چرچا تھا کہ خواجہ حسن نظامی ہمارے پیشوا افضل عمر سے مباہلہ کرینگے۔ لیکن ۳۰ دسمبر کے خطیب کا مضمون سنکر سب پکار اُٹھے کہ نظامی درگور ہُوا۔ جتنے جوش سے اُٹھا تھا۔ اُتنی ہی ذلت سے بیٹھ گیا بلکہ لیٹ گیا۔ اب آئندہ نہیں کہہ سکتے۔ ہاں کچھ حرکات مذبوحی کرے تو کرے۔ چنانچہ یہی ہوُا۔ اسکے پے در پے مضامین نے جن میں اسے مباہلہ کے لئے للکارا گیا تھا۔ اسکی گور میں وہ تزلزل ڈالا۔ کہ تمام سرزمین متصوفین شمال سے جنوب تک ہل گئی۔ اور ضرور تھا کہ ایسا ہو۔ کیونکہ الٰہی سلسلہ کا مقابلہ آسان نہیں۔ بلعم باعور کو اپنے تقدس پر بہت ناز تھا۔ لوگ بھی مانتے تھے۔ مگر موسیٰ کے مقابل پر سب کچھ تباہ ہُوا۔ مسیح موعود کے الہامات میں بھی ہے۔ ایک موسیٰ ہے میں اُسے ظاہر کردوں گا۔ کوئی فرعون صفت جو مخلوق ہوکر اپنے آپ کو خدا سمجھتا ہو اسکے مقابلہ پر نہیں ٹھہر سکتا۔ اللہ اکبر۔ کسقدر رعائتیں دی گئیں کہ میں (فضل عمر) تو ایک ہزار مباہلین ساتھ لاؤنگا نقد ضمانت کی بجائے ہنڈی دلادو (جو صرف اس صورت میں واجب الادا ہوگی۔ جبکہ منصف فیصلہ دے کہ آپ نے دیدہ دانستہ لاہور آنے سے گریز کیا) اور مباہلہ کرلو۔ مگر ؎

چہ ہیبت ہا بداد ند ایں جواں را
کہ ناید کس بمیدان مقابل

حسن نظامی نے پہلے تو یہ شرط بڑھائی کہ مجھے سربراورد گان جماعت احمدیہ لکھدیں۔ کہ اگر مباہلہ کا اثر فضل عمر اور اسکے رفقاء پر ہُوا تو وہ سلسلہ احمدیہ سے تائب ہو جائینگے۔ یہ شرط بھی تسلیم کرلی گئی۔ اسپر ایک اور شرط پیش کردی۔ کہ ۴۰ ہزار مُرید کے اس معاہدہ پر دستخط کرا کے دکھاؤ۔ کوئی ضرورت نہ تھی۔ مگر اتمام حجت کے لئے یہ شرط بھی مان لی گئی۔ بلکہ یہ بھی لکھدیا گیا کہ ہم تین ہزار روپیہ پیشگی جمع کراتے ہیں آپ بھی بیس ہزار کے نام پیش کریں۔ پھر ہم نہ کرسکیں تو تین ہزار روپیہ آپ لے لیں۔ مگر صدائے نہ برخاست۔ ایک مہینہ گذرتا ہے۔ کوئی جواب نہیں ملا۔ لیکن کیا حسن نظامی سمجھتا ہے۔ کہ اس خاموشی سے اس کا بیجا چھٹ جائیگا ہرگز نہیں۔ ابھی تو اور تزلزل اس کی گور میں پڑنے والا ہے۔ اور اسکے دم واپسین تک اسے یاددہانی کرائی جائے گی۔ کہ وہ جو اجمیر میں ایک گھنٹے کے اندر اندر جان لینے کا مدعی تھا۔ اسے کیا ہو گیا۔ کہ اب چپ سادھ لی۔ چناں خفتہ اند کہ گوئی مردہ اند۔ حلقہ مشائخ والو۔ اگر کچھ غیرت ہے۔ اپنے قول کا پاس ہے۔ تو اُٹھو۔ صوفیا کی لاج رکھ لو۔ اور مباہلہ کرلو۔ اگر چار سو آدمی ساتھ نہیں لاسکتے۔ تو چلو تم مع اہل وعیال اکیلے آجاؤ۔ قادیان میں مباہلہ کرلو۔ سب خرچ ملیگا۔ حفاظت اور اسائش بھی ہمارے ذمے ؎

اسمہ احمدؐ کی پیشگوئی اور امروہوی کی بدگوئی

نہیں سمجھ سکتا کہ اس بڈھے کو کیا ہو گیا۔ عجب بے تکی اور بے ہنگم باتیں کرتا ہے۔ اور پیغام والا اسے مزید ذلیل کرنے کے لئے اس کی حمایت کا دم بھرتا ہے اسمہ احمد پر پھر زبان اعتراض کھولی۔ لکھا ہے۔ کہ اگر حضرۃ عیسیٰ اپنی آمد ثانی بتلاتے۔ تو عبارت یوں چاہیئے تھی انی رسول اللہ الیکم مبشراً بانی ارجع والی من بعد رفعی رسولاً الی کافۃ الناس ویومئذ یسمیٰ اسمی احمدؐ۔ میں کہتا ہوں اگر قرآن مجید اس طور پر غلط اور مخدوش اور خلاف محاورہ عبارت میں ہوتا تو اسے کلام معجز۔ نظام نہ مانا جاتا۔ اور نہ کوئی ایمان بالغیب کا ثواب پاتا۔ بندۂ خدا۔ اگر عیسیٰ کی زبان سے یہ بتایا جاتا کہ میں خود آنے والا ہوں تو تمہارے جیسے عقل کے پتلے حلول اور تناسخ کے قائل ہو جاتے۔ حالانکہ مطلب صرف یہ تھا کہ اسکی رُوح اور قوت میں ایک غیر شخص آنے والا تھا۔ اس لئے ضروری تھا کہ پیشگوئی ایسی الفاظ میں ہو۔ ومبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمدؐ عیسیٰ کی آمد اوّل صرف بنی اسرائیل کے لئے تھی۔ اور آمد ثانی کافۃ للناس پس رسول ہی کہنا چاہیئے تھا تاکہ تنکیر اور تنوین عظمت پر دال ہو اور پھر چونکہ وہ خود آنے والا نہ تھا۔ بلکہ کا بروزی اسلئے احمدؐ نام بتایا یعنے یہ بھی نہیں۔ کہ میں ہی بذاتہ آنیوالا ہوں۔ بلکہ جو میری خو بُو پر آئے گا۔ اس کا نام احمدؐ ہوگا۔ ہاں عیسیٰ اور احمد معناً۔ جمالی لحاظ سے ایک ہی ہیں۔ جیساکہ حضرت اقدس نے ازالہ اوہام میں لکھا ہے اسلئے یہ بھی بتادیا۔ کہ دراصل میری ہی روحانیت کا ظہور ثانی ہے۔ اور یہ بھی سمجھا دیا کہ میں بنفسہ وبجسدہ نہیں ہوں گا۔ کیونکہ نہ مُردے دوبارہ زندہ ہو سکتے ہیں نہ ہی تناسخ کا عقیدہ صحیح ہے۔ یہ تھا نکتہ جسے تم نہ سمجھے اور اعتراض کردیا ؎

مسیح کا بے باپ ہونا ہمارے عقائد میں داخل ہے

مولوی محمد علی صاحب یوں تو پیغام بلڈنگس میں امیر قوم ہیں۔ مگر مرحوم عیسیٰ کے عقائد سے ایسے متاثر ہوئے۔ کہ اب کھلے کھلے الفاظ میں حضرت مسیح موعود احکم العادل کے خلاف مسیح کے بے باپ ہونے کے قائل نہیں رہے بلکہ اعلان کرتے ہیں کہ مسیح کا باپ تھا اور ضرور تھا۔ انگریزی ترجمہ قرآن میں تو جو کچھ کہنا تھا۔ کہا ہی تھا۔ اب آپ کا ایک خط چھپا ہے۔ جسمیں دو باتیں آپ نے لکھی ہیں :-

اوّل یہ کہ "میں اس مسئلہ کو اسقدر اہمیت نہیں دیتا کہ اسپر عقیدہ کا لفظ لانے کی ضرورت ہو" ؎

دوم یہ کہ قرآن کریم اور احادیث صحیحہ سے یہ ثبوت نہیں ملتا کہ حضرت مسیح بے باپ تھے ؎

امر اول کی نسبت عرض ہے کہ آپ اہمیت نہ دیں۔ آپ کا اختیار ہے۔ مگر خدا کے مسیح موعود نے اسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسقدر اہمیت دی ہے کہ اپنے عقائد سے سمجھیں چنانچہ آپ زیر عنوان " ذکر نبذ من عقائدنا" لکھتے ہیں :-

ومن عقائدنا ان عیسے ویحیٰی قد ولدا علے الطریق خرق العادۃ ولا استبعاد فی ھذہ الولادۃ × × × × وابتدء من یحیی وختم علی ابن مریم لینقل امر خرق العادت من اصغر الی اعظم × × × وارادان یسلب من جرثومتہم نعمۃ النبوۃ × × × فاقول ما فعل ھذہ الارادۃ ھو خلق عیسے من غیر اب بالقدرۃ المجردۃ۔

(اور ہمارے عقائد میں سے یہ بات ہے۔ کہ عیسیٰ اور یحییٰ خرق عادت کے طور پر پیدا کئے گئے۔ اور یہ ولادت بعید از عقل نہیں۔ خدا نے چاہا کہ یہود سے نبوت کی نعمت چھین لے۔ اس نے قدرت مجردہ کے ساتھ عیسیٰ کو بغیر باپ کے پیدا کیا۔ دیکھئے صاحبان مولوی محمد علی صاحب احمدی ہونے کے مدعی ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ایسا لفظ عقیدہ بولنا ہی بے سود ہے۔ اور حضرت مسیح موعود اس پر ایک اہم امر کی بنیاد رکھ رہے ہیں جس پر گویا تمام جہان کے ایمان کا دارومدار ہے۔ چنانچہ فرمایا والحاصل ان اللہ سلب من الیھود بعد عیسیٰ نعمۃ النبوۃ فلا ترجع الیھم ابدا فی زمان خیر البریہ وکون عیسیٰ من غیر اب وبلا ولد دلیل علے ما مر بالدلالۃ القاطعۃ ۔

امر دوم کی نسبت حضور (مسیح موعود) فرماتے ہیں

وعجبت کل العجب من الذین لا یفکرون فی ھذہ الآیات التی ھی لنجوۃ نبینا کالعلامات ویقولون ان عیسیٰ تولد من نطفۃ یوسف ابیہ ولا یفھمون الحقیقۃ من الجھلات × × × × فالامر محصور فی الاحتمالین۔ عند ذوی العینین امّا ان یقال ان عیسیٰ خلق من کلمۃ اللہ السلام او یقال وحاشا باللہ من انہ من الحرام ولا نجد سبیلا الی حمل مریم من النکاح × × × وھذا امر نکتبہ من شھادۃ القرآن والانجیل فلا تترکوا سبیل الحق والفلاح۔ یعنے بہت تعجب ہے۔ جو ان آیات میں جو ہمارے نبی کی نبوت کے لئے علامات ہیں (یعنی مسیح کا بے باپ ہونا) فکر نہیں کرتے۔ اور کہتے ہیں کہ عیسے علیہ السلام یوسف کے نطفے سے تھے۔ ایسے لوگ جہالت سے حقیقت نہیں سمجھتے۔ اس معاملہ میں دو ہی احتمال ہیں۔ ایک یہ کہ عیسے حکم خداوندی سے (بے باپ) پیدا ہوئے یا نعوذ باللہ ... ... اور ہم اس امر کا کوئی ثبوت نہیں پاتے۔ کہ حمل مریم نکاح سے تھا (پس مجرد قدرت سے بے باپ پیدا ہونا ماننا پڑے گا) اور یہ وہ امر ہے جسے ہم شہادت قرآن اور انجیل سے لکھتے ہیں۔ پس تم حق اور فلاح کی راہ نہ چھوڑو۔ عبارت مذکورہ بالا پر غور فرمائے کہ :-

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔ مسیح کا بے باپ پیدا ہونا قرآن مجید سے ثابت ہے۔ جن کا یہ اعتقاد ہے۔ ان پر حضور تعجب فرماتے ہیں۔ ان کا نام جاہل رکھتے ہیں اور یہ کہ ایسے لوگ نبی کریم کی نبوت کے علامات پر حملہ کرتے ہیں۔ پھر بغیر اسکے کوئی سبیل ہی نہیں کہ مسیح کے بے باپ ہونے پر ایمان لایا جائے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔ واما نحن فنؤمن بکمال قدرۃ اللہ الاعلے۔ مگر مولوی محمد علی صاحب اسکے خلاف کہتے ہیں کہ قرآن مجید میں اسکا ثبوت ہی کوئی نہیں۔ بلکہ ایسا کہنا قرآن کریم کے بیان کردہ صریح قانون کے خلاف ہے۔ اب ہمارے لئے کونسی راہ امن کی ہے۔ اس کی مانیں جسے خدا نے اپنا مسیح بنایا اسے اُمت محمدیہ کی اصلاح کے لئے مبعوث فرمایا۔ الحکم والعادل نام رکھایا اسکی جو بظاہر اس کے مرید و معتقد ہونے کا مدعی ہے مولوی محمد علی صاحب کہتے ہیں۔ کہ اسلام پر اس پہلو سے ایک خطرناک حملہ ہو رہا ہے۔ کیونکہ عیسائی مسیح کے بے باپ ہونے کو حضرت نبی کریم پر فضیلت کی دلیل بتاتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ وہ جو کاسر الصلیب کے نام سے آیا۔ اور اسلام پر تمام خطرناک حملوں کا دفاع کرنے۔ اس نے باوجود ان اعتراضات کے اپنا یہی ایمان بتایا کہ مسیح بے باپ کے پیدا ہوا۔ اور اب ایک شخص اُٹھتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ بغیر اس عقیدہ کے اسلام سے خطرناک حملے کا دفاع ہی نہیں ہو سکتا۔ چند روز کو یہ نااہل یہ کہنے لگیں کہ اصلی مسیحیت کا سزاوار محمد علی تھا۔ جبرئیل نعوذ باللہ غلطی سے مرزا غلام احمد پر نازل ہو گیا۔ آثار تو کچھ ایسے ہی ہیں۔ ان سے بعید نہیں۔ کہ وہ ایسا کہدیں۔ خدا ہی ہے جو ان کو ہدایت دے ۔

تبلیغ رسالت جلد اوّل

خدائے عزّ وجل کا ہزار ہزار شکر ہے کہ جسکے فضل و کرم سے مجموعہ اشتہارات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جلد اول پوری لکھی جا چکی اور چند صفحہ تک چھپ بھی چکی ہے۔ لیکن قادیان میں چھپائی کا عمدہ انتظام نہ ہونے کی وجہ سے خاکسار ایڈیٹر فاروق باقیماندہ کاپیوں کو امرتسر چھپوانے لیجا رہا ہے جہاں انشاء اللہ بہت جلد چھپ جائیگی۔ خریداران و شائقین کتاب فوراً اپنی درخواستہائے خریداری دفتر فاروق میں بھیجدیں جلد اوّل ۱۶۰ صفحہ کی ہے۔ جسکی قیمت صرف ایک روپیہ علاوہ محصولڈاک مقرر ہوئی ہے ۔

ضروری اطلاع

یہ پرچہ اُن احباب کے نام جن کا چندہ سہ ماہی اول ۱۹۱۸ء کا وصول نہیں ہوا۔ اور نیز جنکا چندہ وصول شدہ سہ ماہی اول کا ختم ہو چکا ہے۔ آئندہ سہ ماہی کیواسطے ایک ایک روپیہ کا وی پی کر کے ارسال کرنا تھا جیسا کہ گذشتہ پرچہ میں اطلاع دی گئی تھی لیکن بوجہ خاکسار ایڈیٹر فاروق کے ایک احمدیہ جلسہ پر بمقام غوث گڈھ جانے کے وی پی نہیں ہو سکا۔ اگلا پرچہ ۴ر اپریل ۱۹۱۸ء کا انشاء اللہ وی پی کیا جائیگا۔ احباب از راہ اخوۃ و ہمدردی اسکی وصولی کے لئے تیار رہیں۔ بلا وجہ دوبارہ اطلاع کے واپس کر کے نقصان نہ دیں۔ (ایڈیٹر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ثلث القرآن فی رمضان

(نوشتہ اکمل)

چودھواں رکوع

۶۶۵۔ من نفس واحدۃ۔ ایک باپ سے۔ (ب) فتعلی اللہ عما یشرکون۔ یہ ثبوت ہے اس بات کا کہ یہ آدم کا ذکر نہیں۔ (ج) صالحاً۔ خدمت گذار ٭

۶۶۶۔ ام لھم اذان یسمعون بھا۔ اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ مُردے خود نہیں سنتے۔ ہاں اللہ چاہے تو جو آواز میں چاہتا ہے۔ ان تک پہونچا دیتا ہے۔ (خواہ وہ جوتی کی آہٹ ہی کیوں نہ ہو) یہ نہیں کہتے کہ جیسے زندہ آدمی براہ راست سُن لیتا ہے۔ اس طرح بلکہ اور دینا ہے۔ ایک دفعہ بدر میں مضمون نکلا کہ مُردے سنتے ہیں اس پر ہمارے قاضی صاحب (اکمل) نے ایک مضمون لکھا۔ حضرت مولوی صاحب نے مجھے بھیجا کہ حضرت مسیح موعود سے پوچھ آؤ آپ نے فرمایا۔ مُردے سنتے تو ہیں۔ مگر اس طرح نہیں جیسے زندہ۔ بلکہ جو آواز خدا چاہے۔ ان تک پہونچا دیتا ہے۔

۶۶۷۔ نزغ۔ طعنہ دے۔ جوش دلائے تو خدا سے پناہ مانگو۔ اسی سے مدد چاہو ٭

۶۶۸۔ طائف من الشیطن۔ شیطان کیطرف سے کوئی غصہ کی بات ٭

۶۶۹۔ فاذا ھم مبصرون۔ صبر کرنے سے اور تسبیح و تحمید سے دماغ تیز ہو جاتا ہے۔ اور دلائل سوجھنے لگتے ہیں۔ غصہ میں آنے سے عقل ماری جاتی ہے۔ مبلغ یاد رکھیں۔ بعض ہوشیار مباحث غصہ میں آکر ہوش مار دینا چاہتے ہیں۔ مبلغ کو غصہ و جوش بے جا میں نہیں آنا چاہیئے۔ بلکہ کوئی ایسی بات ہو تو ٹال جائے۔

۶۷۰۔ فاستمعوا لہ۔ جب تک خدا کا کلام سنو گے نہیں سمجھو گے کیا؟

۶ بجکر ۵۵ منٹ۔

سورۂ اعراف ختم ہوئی

۱۸ جولائی ۱۹۱۷ء

(۴ بجے)

پندرھواں رکوع

۶۷۱۔ الانفال۔ اضافات سے زائد مال جو آجاوے جو چاہے بغیر محنت کے آئے یا محنت سے۔ خواہ خرچ بڑھ کر آئے یا کم آئے۔ وہ غنیمت کہلاتا ہے۔

(ب) یسئلونک بمعنی استقبال میں پیشگوئی ہے۔ کہ مسلمانوں پر ایک ایسی ترقی کا زمانہ آنے والا ہے۔ کہ انہیں انفال مال آئے۔ اور وہ انکی تقسیم کی نسبت اللہ کا حکم دریافت کرینگے ٭

۶۷۲۔ اصلحوا ذات بینکم۔ مال جب آتے ہیں تو اسکے ساتھ فتن اور جھگڑے ہوتے ہیں۔ اسلئے یہ ارشاد فرمایا ٭

۶۷۳۔ کما۔ اِذْ (ب) واؤ قسم کے معنوں میں بھی آتا ہے۔ (ج) لھم درجٰت۔ جیسے یہ بات ہے ایسے ہی یہ۔

۶۷۴۔ لکٰرھون۔ مسلمان ناپسند کرتے تھے کہ تلوار اُٹھائیں۔ کیونکہ وہ نرمی چاہتے تھے۔ وہ ان مصلحتوں سے ناواقف تھے۔ جو اس میں نہاں تھیں انکی رائے تھی کہ خدا تعالےٰ خود ان کو ہلاک کر دیگا۔

۶۷۵۔ یجادلونک۔ کافر لوگ نہ کہ مومن۔

۶۷۶۔ بالف من الملئکۃ۔ فرشتوں کی مدد یہی ہے کہ وہ ہر مومن کے دل کو مضبوط کرتے ہیں کہ بڑھے چلو ورنہ یوں تو ایک فرشتہ ہی عذاب کا کافی ہوتا ہے۔ کافروں کو نظر ہی آگئے۔ جس سے رعب میں آگئے۔ دیکھو آیت فثبتوا الذین اٰمنوا۔

سولھواں رکوع

۶۷۷۔ لیطھرکم بہ۔ مفسرین نے حکایت بیان کی ہے۔ کہ صحابہ کو احتلام ہو گیا۔ اور بارش کا پانی نہانے کے کام آیا۔ حالانکہ تاریخی طور سے ثابت ہے کہ چشمہ پر قبضہ تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا تھا پس انہیں بارش کی نہانے کے لئے ضرورت نہ تھی۔ رجز الشیطن سے غالباً وہ کہ لگا ہے۔ کہ سب کو احتلام ہو گیا۔

اصل بات یہ ہے کہ میدان نیچے تھا۔ اور ریت بہت تھی صحابہ نے خیال کیا۔ پاؤں دھنس جائینگے۔ خدا نے بارش کی۔ ریت میں پانی پڑا۔ تو پاؤں خوب چلنے لگے (۱) لیطھرکم بہ۔ شام کو گھبرائے تھے۔ صبح دیکھا تو بارش سے وہ شکایت رفع ہو چکی (ب) شیطان کا عذاب یعنی دشمن کا حملہ دور کرے۔ (ج) تمہارے دل مضبوط ہو جائیں۔ (د) پاؤں جمے رہیں نہ کھبیں نہ پھسلیں۔

۶۷۹۔ فاضربوا۔ یعنے ایک طرف مسلمانوں میں وہ زور کہ وہ گردنیں کاٹتے چلے جائیں۔ دوسری طرف کفار کے ہاتھ شل ہو جائیں۔ وہ کچھ کام نہ کر سکیں ٭

۶۸۰۔ زحفاً۔ بڑا لشکر۔ طلیعہ کے لئے یہ حکم نہیں بلکہ اسے تو ٹوٹنا چاہیئے ٭

۶۸۱۔ ما رمیت۔ مسلمانوں کی طرف سے کافروں کی طرف تیز ہوا چل رہی تھی۔ اسلئے مسلمانوں کو بہت مدد ملی

۱۵ — ۵

سترھواں رکوع

(بعد از نماز عصر ۶ بجے)

۶۸۲۔ فتنۃً۔ آزمایش کے لئے ہوتا ہے۔ اس سے ایمان و اخلاص کفر و نفاق کا پتہ لگتا ہے۔

اٹھارہواں رکوع

۶۸۳۔ الا مکاءً۔ یہ مطلب نہیں کہ نماز سیٹیاں بجا کر پڑھتے۔ بلکہ یہ کہا کہ آج انکی حالت یہ ہو گئی ہے کہ خانہ کعبہ کے پاس کھڑے ہو کر تالیاں بجاتے ہیں۔ اور لغو حرکتیں کرتے ہیں ٭

نواں پارہ ختم ہوا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دسواں پارہ

۶۸۴۔ فی مناملک قلیلاً۔ رؤیا میں دشمن تھوڑا دکھایا جانے کی یہ تعبیر ہے۔ کہ دشمن شکست کھائیگا۔ چنانچہ خود ہی فرمایا۔ اگر زیادہ دکھاتا۔ تو یہ تعبیر ہوتی۔ کہ تم شکست کھاؤ گے

۶۸۵۔ ویقللکم فی اعینہم۔ کفار تمہیں بہت حقیر سمجھتے ؛

دوسرا رکوع

۶۸۶۔ ربحکم۔ ایسی چیز۔ رحمت۔ غلبہ۔

۶۸۷۔ فکص علی عقبیہ۔ اس کام میں مدد دینی چھوڑ دی۔ خواہ ہٹے نہ ہٹے۔ انسان تھا۔ وہ شیطان تو خدا کے حکم سے ہی باز نہ آیا ؛

تیسرا رکوع

۶۸۸۔ وان اللہ لیس بظلام۔ یعنے ان کی ہلاکت اسلئے ہے کہ وہ مومنوں کو دکھ دیتے تھے۔ پس اگر ان کو ہلاک نہ کرے۔ تو خدا کی طرف سے ایک ظلم ہو۔ مومنوں پر

۶۸۹۔ لہ یک مغیراً نعمۃً۔ یعنے نعمت چھینتا نہیں جب تک حالت تبدیل نہ کرے۔ ورنہ نعمت بطور ابتلا بھی دیدیتا ہے ؛

۶۹۰۔ فانبذ الیہم علی سواء۔ انصاف و عدل مدنظر رکھتے ہوئے قبل از جنگ بتا دو کہ ہم تمہارا عہد واپس کرتے ہیں ؛

چوتھا رکوع

۶۹۱۔ من رباط الخیل۔ دشمن کی سرحدوں پر تیاری رکھیں۔ سواروں کے قلعے ؛

پانچواں رکوع

۶۹۲۔ حسبک اللہ۔ اللہ تیرے لئے اور مومنوں کے لئے کافی ہے۔ (۲) اللہ تیرے لئے کافی ہے۔ اور کافی ہے مومنوں کے لئے ؛

۶۹۳۔ ان یکن منکم۔ دو تعدادیں اسلئے بیان کیں کہ ایک عدد خاص پر حصر نہ سمجھ لیں۔ ورنہ جس قدر تعداد بڑھتی ہے۔ قوت موازنہ میں فرق ہوتا جاتا ہے۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ بڑی تعداد کے مقابل میں بھی یہ نسبت قائم رہیگی کم نہ ہو جائیگی ؛

۶۹۴۔ یثخن فی الارض۔ جنگ کے بعد قیدی بنانے جائز ہیں۔ یونہی دشمن کے آدمی پکڑ کر قیدی بنانے جائز نہیں ؛

(ب) تریدون عرض الدنیا۔ یعنی اگر بغیر خونریزی کے قیدی بنالو۔ تو یہ دنیا کے ساز و سامان کی خواہش ہوگی ؛

۶۹۵۔ لولا کتٰب من اللہ سبق۔ یعنے اگر اجازت مال غنیمت لے لینے کی نہ ہوتی (جو دی جا چکی ہے) تو فیما اخذتم کے متعلق عذاب ہوتا۔ کیونکہ پہلے تورات میں جائز نہ تھا۔ استثنا رباب ۲۰۔ آیت ۸-۱۶

چھٹا رکوع

۶۹۶۔ جاھدوا باموالھم وانفسھم۔ صرف چندہ دینا کافی نہیں۔ بلکہ تبلیغ سلسلہ بھی فرض ہے

۶۹۷۔ ولم یھاجروا۔ غیر احمدی تو کجا جو حضرۃ اقدس کو مانتے۔ مگر غیر احمدیوں سے نکلکر کھلے کھلے احمدی نہیں بن جاتے۔ ان سے بھی تولی جائز نہیں

۶۹۸۔ الا تفعلوہ۔ پچھلے احکام کی تعمیل نہ کرو گے

(۷½ بجے)

۱۹ جولائی ۱۹۱۷ء

(سورۃ توبہ شروع)

ساتواں رکوع

۶۹۹۔ سوال ہوتا ہے کہ بسم اللہ اسکے ابتدا میں کیوں نہیں۔ اسکے جواب بہت سے دئے گئے۔ از انجملہ یہ کہ اسمیں کفار سے بریت کا اظہار ہے۔ اسکے مناسب حال رحمٰن و رحیم یعنے رحم کا لفظ نہیں۔ مگر اس پر اعتراض کیا جا سکتا ہے کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے ساتھ ہی تبت یدا ابی لھب اور ویل لکل ھمزہ۔ کیونکر مناسب ہو سکتا ہے۔ دوسرا جواب یہ دیا گیا ہے کہ یہ سورۃ پہلی سورۃ کا بقیہ ہے۔ مگر بوجہ اہمیت الگ کر کے بیان کیا گیا جیسا کہ ہر زمانہ میں اور اب بھی دستور ہے۔ یہ نری قیاسی بات نہیں۔ بلکہ ایک عظیم المرتبت صحابی کا قول ہے۔

میرے نزدیک اس حصہ کو ممتاز کر کے الگ بیان کرنے کی وجہ یہ ہے کہ انفال میں عظیم الشان فتوحات کی پیشگوئی تھی۔ جو سورہ برأۃ میں آکر پوری ہوئی۔ اسلئے دونوں کو ملا دیا گیا۔ اور بتایا گیا۔ کہ جو وعدہ و عہد کیا گیا تھا تو اب پورا ہوتا ہے۔ اب کفار کی طرف سے کوئی مطالبہ اور اعتراض نہیں ہونا چاہیئے۔ براۃ سے یہی مراد ہے کہ ہر قسم کے مطالبہ کفار سے ہم پاک ہو گئے۔ یہ مذہبی برأت ہے سب کافروں سے۔ اور سیاسی برأت کا ذکر آگے آتا ہے۔ ان اللہ بریٔ من المشرکین ؛

۷۰۰۔ اربعۃ اشھر۔ ۴ ماہ۔ یعنے تمام عرب کا دورہ کر کے دیکھ لو کہ ہماری حکومت قائم ہو گئی ہے یا نہیں؟ جو وعدے فتوحات کے تھے۔ پورے ہوئے یا نہیں ۴ ماہ میں تمام عرب کا دورہ ہو سکتا تھا۔ اسلئے فرمایا کہ پھر پھر اکر علم حاصل کر لو کہ تم دین اسلام کو عاجز نہیں کر سکتے ؛

۷۰۱۔ یوم الحج الاکبر۔ کیونکہ اسلامی حکومت قومیت کی بنیاد مستحکم ہو گئی۔ اور اس کا اعلان ہے ؛

۷۰۲۔ الا الذین عاھدتم۔ سیاسی بیزاری و تبری کے اعلان سے معاہدین مستثنیٰ کر دئے۔ پہلی بیزاری میں سب شامل تھے +

۷۰۳۔ الاشھر الحرم۔ وہی چار مہینے جنمیں پھر پھر اکر دیکھنے کی اجازت دیگئی۔ اسلام لے آئیں۔ تو خیر۔ ورنہ نکل جائیں یا قتل کئے جائیں کیونکہ اتنے بڑے نشانوں کے بعد دشمن بنکر مرکز میں رہنا سیاسی رنگ میں مضر تھا۔ انکے دین پر جبر نہیں کیا گیا کہ ضرور مانیں صرف اس علاقہ میں نہ رہیں۔ جو بمنزلہ چھاؤنی کے ہے۔ حیث وجدتموھم میں اس خاص زمین حجاز کی قید ہے۔ باہر رہ سکتے تھے اپنے مذہب کے پیرو ہو کر بھی +

۷۰۴۔ استجارک۔ یعنی چار ماہ کے بعد اگر فرداً فرداً کوئی پناہ طلب کرے تو دیدو۔ یعنی پاسپورٹ لیکر آسکتے ہیں

(اسلام کے متعلق جو تحقیقات کرنا چاہیں کر سکتے ہیں پھر انہیں بعد کے بعد واپس کر دیا جائے)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نامہ صادق

انگلستان سے

نمبر ۲

(۱۸ جنوری ۱۹۱۸ء)

ڈاک ہندوستان

اللہ تعالےٰ کے فضل اور کرم سے عاجز۔ برادرم قاضی صاحب۔ عرب صاحب۔ احمدی برادران سب بخیریت ہیں۔ عاجز ونٹ نور میں ہے۔ آج ۱۳ جنوری ۱۹۱۸ء کو ہندوستان کی ڈاک ملی۔ موجب راحت ہوئی۔ ہوا میں بہت خنکی نہ تھی۔ اور سورج نکلا ہوا تھا۔ عاجز ڈاک ہاتھ میں لیکر ایک پہاڑی پر چڑھ گیا وہیں خطوط پڑھے۔ اور سب احباب کے واسطے دعائیں کیں۔ ہمبٹر احمد مالاباری اور مسٹر لائی سیلونی اور بعض دیگر دوست دریافت کرتے ہیں کہ ہمارا ماہوار رسالہ کب جاری ہوگا۔ یہاں کاغذ کی نہایت گرانی اور کمیابی ہے اسواسطے ماہواری رسالے کا جاری ہونا سردست مشکل لیکن میں نے ارادہ کیا ہے کہ سردست متفرق رسالے وقتاً فوقتاً شائع ہوتے رہیں۔ جنمیں کچھ تبلیغ ہو۔ کچھ تبلیغی حالات ہوں۔ اسکے متعلق اہل الرائے اصحاب اپنے مشوروں سے مطلع فرمائیں۔ برادر ابراہیم مالاباری کے خط سے انکی کامیابی کی خبر معلوم کرکے بہت خوشی ہوئی۔ رسالہ میسج یہاں کے نومسلم پڑھ کر خوش ہوتے ہیں ؛

اس ڈاک میں جو خطوط آئے۔ وہ زیادہ تر ۲۴ نومبر اور اسکے قریب کی تاریخوں کے لکھے ہوئے ہیں۔ البتہ حامد حسین خان صاحب کا خط ۲۹ نومبر کا ہے (انکی اہلیہ کی صحت کے واسطے دعا کی ہے) یہ سب خط آج پہونچے۔ گویا قریباً ایک ماہ ۱۸ دن میں اسدفعہ ڈاک آئی ہے۔ برادر حامد حسین خانصاحب لکھتے ہیں "میرا جی چاہتا ہے کہ آپکے پاس ولایت ہوتا تو آپ کا کھانا ہی پکاتا" اس قسم کے اخلاص سے بھرے ہوئے کئی خط آتے ہیں۔ اللہ اللہ مسیح موعود نے کیا دینی محبت کی روح اپنی قوم میں پھونکی ہے۔ اور وہ کیسے کیا بنگئے ہیں۔ اللہ تعالےٰ اس محبت اور اخلاص میں مزید ترقیات عطا فرماوے۔ قادیانی شاعر رونق بزم احباب قاسم علی خاں صاحب عاجز کو مفتی صاحب یورپ کا نیا خطاب دیتے ہوئے جس پیکٹ کی روانگی کی اطلاع دیتے ہیں وہ پہونچ گیا۔ جزاکم اللہ الخیر۔ بھائی سیٹھ عبداللہ صاحب کے مفید اور کارآمد رسالوں کے پارسل پہونچ رہے ہیں کوئی گم نہیں ہوا۔ تشفی رکھیں۔ یہ رسائل تبلیغ کے کام میں بہت امداد دے رہے ہیں۔ گویا عبداللہ بھائی صاحب ہمارے ساتھ ولایت میں موجود ہیں۔ ایک لیڈی ان کا رسالہ پڑھ کر بہت قریب آگئی ہے۔ میں نے اسے کہا کہ تمہارے نام کا ترجمہ عربی میں سلام ہے۔ تب سے خطوں میں اپنا کا نام سلام لکھتی ہے۔ احباب دعا کریں۔ اللہ کریم اسے قبول اسلام کے واسطے انشراح صدر عطا فرماوے۔ آمین۔ سیٹھ عبداللہ بھائی کا وجود باجود بھی خلافت ثانیہ کی برکات میں سے ایک برکت ہے۔ فالحمد للہ علی ذالک۔ کاش کہ نادان مخالف غور کریں کہ انکی روگردانی نے کونسا نقصان خلافت حقہ کو پہنچایا ہے سب طاقتیں اللہ کی ہیں۔ وہ جس سے چاہتا ہے کام لیتا ہے برادر محبوب عالم آرہ سے خوب لکھتے ہیں۔ کہ آپ ہی سردی برداشت کرنے کے بظاہر ناقابل تھے۔ آپ سے ہی خدا نے تبلیغ ولایت کا کام لیا۔ بیشک اسی واسطے میں کہتا ہوں کہ یہاں جو کام ہو رہا ہے۔ وہ میرا نہیں۔ میرا اس میں کچھ نہیں سب محض اللہ کا فضل ہے۔ جسکی جاذب حضرت خلیفۃ المسیح اور احباب کی دعائیں ہیں۔ میرا وظیفہ تو یہی ہے۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ احمدیت کی اشاعت نے خواجہ صاحب کو بہت جوش دلا رکھا ہے۔ غیر احمدیوں کو ہمارے برخلاف بھڑکاتے ہیں۔ کسی کو کہتے ہیں یہ مشرک ہیں۔ کسی کو سناتے ہیں کہ یہ رومن کیتھالک ہیں۔ جو چاہیں سو کہہ لیں۔ ان کا تلملانا اور گھبرانا اور غیر احمدی اخباروں کے آگے ہاتھ جوڑنا کہ انکی رپورٹیں شائع نہ کرو۔ اور کچھ نہیں تو اتنی بات ضرور ثابت کرتا ہے کہ خواجہ صاحب کا یہ فرمانا کہ احمدیت انگلستان میں نہیں پھیل سکتی۔ محض جھوٹ تھا۔ بھلا خدا جس کو ظاہر کرنا چاہتا ہے۔ اس کو کون مخفی کریگا۔ ایسے حاسدوں کے متعلق میرے مکرم دوست خان بہادر صاحب محمد حسین خان صاحب بیرج نے خوب لکھا ہے ؎

بمیر اے حسود کہ ایں چنیں بریخ آرزت
کہ از شقاوت او جز بمرگ نتواں رست

سردی

یہاں سردی خوب ہے۔ ایکدن ٹمپریچر ۲۳ درجہ تک نیچے ہو گیا۔ مگر اب پھر بتیس چونتیس تک رہتا ہے۔ لنڈن اور شمالی انگلستان میں سے جو سردی کی خبریں آرہی ہیں۔ وہ بہت زیادہ ہیں۔ ایک لیڈی لنڈن سے لکھتی ہے کہ پانی کے نلکوں میں یخ جم کر نلکے پھٹ رہے ہیں۔ اور مرمت کرنیوالے نہیں ملتے۔ لنڈن میں ایک دن ٹمپریچر اٹھارہ درجہ ہو گیا تھا۔ کہتے ہیں کہ ونٹر میں کبھی بائیس درجہ سے کم ٹمپریچر نہیں ہوتا۔ ایکدن سیر کے واسطے باہر تھا۔ کہ اچانک ہوا میں سفید سفید ذرات اڑنے لگے۔ میں حیران ہوا کہ یہ کیا ہے۔ مگر جلد سمجھ گیا کہ برف باری ہونے لگی ہے۔ میں جلدی سے مکان پر واپس آگیا۔ کھڑکی کے اندر سے اس کا نظارہ دیکھتا رہا۔ ریت کے باریک ذرات کیطرح برف اڑ کر نیچے بیٹھنے لگی۔ اور زمین پر سفید فرش بچھنے لگا۔ اور تھوڑی دیر میں سب سفید ہو گیا۔ عمر میں یہ پہلی بار ہے کہ میں نے برف گرتی اور زمین پر جمتی دیکھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ جب جموں میں طبیب شاہی تھے۔ تو بہت چھوٹی عمر میں حضرت موصوف کے ہمراہ جموں گئے کشمیر کیا گیا تھا۔ اسوقت مجھے حضرت موصوف رضی اللہ عنہ ترجمہ قرآن شریف پڑھایا کرتے تھے۔ اپریل کا مہینہ تھا جو ہم پیر پنجال (پہاڑ) پر سے گذرے۔ تو اسپر برف پڑی ہوئی دیکھی تھی۔ برف پر چند میل کی مسافت بھی طے کی تھی۔ بچپن کا عالم تھا۔ سردی کا کچھ خیال بھی اسوقت نہ تھا۔ اب تو برف کے نام سے بھی ڈر لگتا ہے۔

برادرم قاضی صاحب انکو خواہ مخواہ ہمت کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لنڈن کی برف باری اور شدت سردی کے علاوہ آئے دن کے ہوائی حملوں کے نیچے توکلاً علی اللہ ڈٹے بیٹھے ہیں۔ اور رات دن کام میں مصروف رہتے ہیں۔ پھر حقوق نفس کے ادا کرنے میں بھی وہ میری طرح سخی نہیں۔ بلکہ برخلاف اسکے نفس کشی کے مشاق ہیں۔ اجر تو دراصل ایسے ہی لوگوں کے لئے ہے۔ اور اپنا تو وہ حال ہے کہ لہو لگا کر شہیدوں میں داخل ہو گئے۔ اچھا اللہ تعالےٰ کی غفاری اور ستاری کے سہارے ہم بھی بخشش کے امیدوار ہیں۔ وہو ارحم الراحمین۔

۱۶ جنوری ۱۹۱۸ء

پادری صاحب کا شکایت نامہ

ایک کیتھالک پادری صاحب سے ایک دن ملنے کا اتفاق ہوا۔ انہوں نے معمولی انگریزی لباس پہنا ہوا تھا میں نے کہا ہمارے ملک میں جو رومن کیتھالک پادری ہوتے ہیں وہ لمبا گون پہنتے ہیں۔ کمر بند رسّے کا ہوتا ہے ایک طرف صلیب لٹکتی ہے۔ اور دانہ دار تسبیح اور گلے میں ہڈ اس سے فادر صاحب پہچانے جاتے ہیں۔ آپ کیسے فادر ہیں جو کوٹ پتلون پہنے پھرتے ہیں۔ ایک لمبی آہ کھینچ کر کہنے لگے ہم مظلوم ہیں۔ پرانے ٹنٹوں نے ہمارے متعلق ملکی قانون بنا دیا ہے کہ کوئی فادر گون پہنکر باہر نہ نکلے۔ ورنہ فساد کا اندیشہ ہے۔ اور ہمیں حتی الوسع کوئی گرجا کیواسطے زمین نہیں دیتا۔ اس قصبہ میں جو ہم نے گرجا بنایا ہے۔ اسکی زمین ایک لنڈن کے وکیل کے نام پر خرید کی تھی۔ یہ لوگ بڑوں کا ادب نہیں کرتے۔ پوپ کا انکار کرتے ہیں۔ اور ہر ایک شخص خود پوپ بنا بیٹھا ہے (اسی طرح دیر تک اپنا رونا روتے رہے) آخر میں نے کچھ مذہبی گفتگو کرنی چاہی تو ٹال دیا۔ عموماً دیکھا گیا کہ رومن کیتھلک پادری بحث کیطرف نہیں آتے نہ دوسروں کی کتب دیکھتے ہیں

میر ناصر نواب صاحب

چند روز ہوئے حضرت میر صاحب کو میں نے خواب میں دیکھا کسی مکان کی چھت ڈلوا رہے ہیں میں پاس سے گذرا۔ آپ نے فرمایا آپ سبلغ تین روپے چندہ دو مہینے عرض کی لیجئے اور بیعدادی ہو گئی اسی دن تین روپے کا منی آرڈر روانہ کر دیا تھا۔ امید ہے کہ پہنچا ہو گا ؛

سلطنت کے واسطے دعا اور وزیر اعظم کا شکریہ

حضور ملک معظم شاہ جارج پنجم کا اعلان شایع ہوا تھا کہ ۶ جنوری کو لوگ خصوصاً فتح کے واسطے دعا کریں۔ یہاں اتفاقاً چند ہندوستانی طلباء اسدن آئے ہوئے تھے۔ میں نے انہیں نوئل ہوٹل میں جمع کر کے ایک جلسہ دعائیہ قائم کیا جسمیں قرآن شریف کی تلاوت کے بعد شاہی اعلان پڑھا گیا۔ اور پھر انگریزی میں دعا کی۔ چند انگریز بھی ہمارے ساتھ شامل ہو گئے تھے۔ اخباروں میں اسکی رپورٹ چھپی ہے۔ اور اہل ہند کی وفاداری کا خاص ذکر کیا گیا ہے۔ اسپر صاحب وزیر اعظم انگلستان لائڈ جارج کی طرف سے عاجز کے نام شکریہ کا خط آیا ہے۔ جسمیں لکھا ہے۔ کہ صاحب وزیر اعظم نے بہت دلچسپی سے اس رپورٹ کو پڑھا اور آپ کی مہربانی کا سرگرم شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اس خط کی نقل بحضور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ وایڈیٹر صاحب ریویو آف ریلیجنز روانہ کر دیگئی ہے۔ جن اخباروں میں رپورٹیں چھپی ہیں۔ ان کے پرچے بھی بحضور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ اور ایڈیٹر ریویو و بعض احباب روانہ کر دئے گئے ہیں ؛

خدا کا نبی

یہاں ایک لیڈی ہے جو کبھی ہندوستان میں رہ چکی ہے۔ گاہے ملا کرتی ہے اس نے مجھے ایکدن چائے کی دعوت دی میں اسے اور اسکے خاوند کو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی تصنیف اسلام اور دیگر مذاہب دی۔ دوبارہ جب ملنے کا اتفاق ہوا۔ تو ہر دو نے اس رسالہ کی بہت تعریف کی اور اسکے خاوند (مسٹر ڈنٹن) نے کہا کہ میں اس کتاب کو دو تین دفعہ اور پڑھوں گا۔ اثنائے گفتگو میں اس لیڈی نے ذکر کیا کہ آپ ایک راستہ سے گذر رہے تھے۔ جب ایک چھوٹی لڑکی نے آپکو دیکھکر بے اختیار نہایت سنجیدگی سے اپنی ماں کو مخاطب کر کے کہا کہ دیکھو ماں خدا کا نبی جا رہا ہے ؛

یسوع مسیح

یہاں کے ایک بڑے گرجے کے ایک پادری صاحب پادری چرچین بی ڈی نام ہیں۔ گاہے ان سے گفتگو اور تبادلہ خیالات کا موقعہ ملتا ہے۔ بہت خلیق اور وسیع خیال آدمی ہیں۔ ایک دن میں ان کے مکان پر گیا۔ اُن کی چھوٹی بچی میرے پاس آئی۔ اور ہماری باتیں بڑے غور سے سنتی رہی۔ اور میرا نام دریافت کیا جس کو اس نے خوب یاد کر لیا۔ اسکے بعد ایک دن پادری صاحب ملے تو کہنے لگے۔ ایک عجیب بات ہے کہ جب آپ چلے گئے تو میری چھوٹی بیٹی جو بچپن سے آپکی باتیں سنتی تھی مجھے کہنے لگی۔ ابا یہ جو آج ہمارے گھر میں آیا تھا یہی یسوع مسیح ہے ؛

میں نہیں جانتا کہ ان معصوم بچوں کے دل میں یہ خیالات کیسے گئے۔ اور یہ الفاظ کسطرح بے اختیار اُن کے منہ سے نکلے۔ جن سے مجھے حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کا ذکر کرنے کا ایک اور موقعہ ان لوگوں کے درمیان ملا۔ اور اسطرح تبلیغ کا ایک ذریعہ پیدا ہوا۔ ممکن ہے کہ مسیح موعود نبی اللہ کی پاک مجالس کی حاشیہ نشینی کی خوشبو ان بچوں کی روح نے اس عاجز میں محسوس کر کے بے اختیار ایسے الفاظ بول دئے ہوں۔ اللہ ہی اس کو بہتر جانتا ہے اگرچہ باغیان خلافت حقہ و منکران نبوت حضرت مسیح موعود نبی اللہ کو ایسے الفاظ آتش حسد میں جلانیوالے ہونگے۔ مگر سچ یہی ہے کہ بلحاظ نبوت حضرت احمد قادیانی کسی نبی سے کم نہ تھے۔ اور آپ کے روحانی فیض کا دامن پکڑنے کے بغیر اب کوئی سلامتی اور اسلام نہیں۔ رونے والے روئیں اور سر پیٹنے والے سر پیٹیں۔ مگر خدا کے کلام کو کوئی مٹا نہیں سکتا ؛

عاجز اگرچہ ونٹ نور میں ہے۔ مگر میرے نام کی ڈاک سب لنڈن کے مستقل ایڈریس پر آنی چاہیئے۔ ۴۷ اسٹار اسٹریٹ ڈبلیو ۲ لنڈن۔ والسلام

عاجز محمد صادق عفی اللہ عنہ

از ونٹ نور۔ ۱۸ جنوری ۱۹۱۸ء

دعا کامیابی امتحان

رشید احمد آرشد اپنے لئے اور اپنے ساتھیوں کیواسطے احباب سے دعا کا خواستگار ہے کہ خدا امتحان انٹرنس میں کامیاب کرے ؛

تشحیذ اپریل

اپریل کا تشحیذ بہت دلچسپ ہو گا۔ اسمیں وہ بیانات جرح ہیں جو قاضی فضل احمد صاحب نے دئے اور اپنی زبان سے آپ اپنی تصنیف کلمہ فضل رحمانی میں مندرج

الزامات عقائد کی تردید کی ؛